6

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّم

صرف مبلغین کیلئے

’’کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ‘‘

ترجمہ: یعنی تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

منجانب

شعبہ دعوت و تبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ)

دعوت و تبلیغ کے اہم اصول

--->> دورانِ دعوت وتبلیغ درج ذیل اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔

● دورانِ تبلیغ سفید لباس، پانچ کلی ٹوپی، سفید پگڑی پہن کر باوضو رہیں۔ ● دورانِ تبلیغ آپ ایک وفد میں شامل ہوں گے جس کے امیر یا خادم وفد کے پاس تمام پروگرام، تفصیلات اور ہدایات ہوں گی۔ اِن ہدایات پر عمل کرنا سب کا فرض ہوگا۔ ● اپنا مکمل وقت وفد کے ساتھ گزارنا ہوگا لہذا وقت یا مدت پوری ہونے سے پہلے آپ کہیں علیحدہ یا واپس ہرگز نہ جائیں، حتیٰ کہ استنجا یا وضو یا آرام بھی بغیر اطلاع یا اجازت نہ کریں۔ ● دورانِ سفر غیر اخلاقی گفتگو یا حرکات سے پرہیز کریں دورانِ سفر باوضو دینی کتب کا مطالعہ یا ذکر الٰہی کریں، بحث مباحثہ اور ہنسی مذاق نہ کریں۔ ● اپنے ضروری سامان اور جیب وغیرہ کی خود حفاظت کریں اور اپنا سامان خود اٹھائیں، کرایہ اور اخراجاتِ سفر وغیرہ خادم وفد کے پاس جمع کروادیں، خادم وفد تمام حساب کتاب تحریری طور پر ساتھ ساتھ لکھتا جائے۔ ● آپس کی دوستی، بے تکلفی اور جان پہچان کی بجائے بیلیوں سے دوستی بڑھائیں، ہمیشہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ ● چلتی بس یا گاڑی میں سوار ہونے اور اترنے سے گریز کریں، بس میں شور نہ مچائیں اور نہ ہی بس کی دیواریں بجائیں۔ ● اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے نظریں جھکائے ذکر الٰہی اور استغفار کرتے رہیں۔ ● خلافِ سنت افعال سے مکمل طور پر اجتناب کریں کہ جس سے لوگ آپ سے بدظن ہو کر تنقید کریں، مثال کے طور پر اذان کے وقت گفتگو، اذان کے بعد لیٹا یا سوتا رہنا، نماز بغیر جماعت کے ادا کرنا، قبلہ رخ تھوکنا یا قبلہ رخ چیزیں نہ رکھنا وغیرہ۔ ● کھانے پر جو بھی خرچ آئے، سب بیلی آپس میں تقسیم کرلیں، کسی ایک بیلی پر بوجھ نہ بنیں۔ ● کھانا صرف خادم مرکز میلاد یا انتہائی قابل اعتبار شناسا بیلی بخوشی کھلائے پلائے تو کوئی حرج نہیں، نامعلوم یا عام بیلیوں سے کھانا پینا سخت منع ہے۔ ● رہائش صرف مسجد اہلسنت و جماعت یا مرکز میلاد پر رکھیں، کسی نامعلوم یا مرکز میلاد و مسجد سے دور رہائش نہ رکھیں۔ ● نماز تہجد یا دیگر اوقات میں سوئے ہوئے بیلی کو نرمی سے اٹھائیں۔ ● صرف اپنے مقررہ پروگرام کے مطابق وقت گزاریں، اپنی یا کسی کی مرضی، مشورہ یا دعوت پر پروگرام ہرگز تبدیل نہ کریں۔ ● دورے کی تفصیل، کارکردگی رپورٹ فارم میں خادم وفد کو ارسال کریں۔ ● تمام ارکان وفد اپنے گھر پہنچنے پر اپنے مرکز تبلیغ یا امیر کو فوری اطلاع کریں۔ ● جو امیر مقرر کیا جائے، اُس کی اطاعت اور ادب و احترام کریں۔

تلاوت قرآن پاک

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

''وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَةٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْآ اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ'' ﴿سورۃ آل عمران:۸۱﴾

ترجمہ : اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب دوں اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کرلیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا، سب نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا کہ تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

نعت شریف پڑھیں اور یاد کریں:

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہیے
آپ جیسے ہیں ویسی عطا چاہیے
آپ کی رضا سے ہمیں کام ہے
آپ راضی رہیں اور کیا چاہیے
کیوں کہیں یہ عطا وہ عطا چاہیے
آپ کو علم ہے ہم کو کیا چاہیے
اُن کے قدموں میں گر کر نہ اٹھنا کبھی
بے سہارو اگر آسرا چاہیے
بھر کے جھولی میری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہیے
اپنے قدموں کا دھوون عطا کیجئے
ہم مریضوں کو آبِ شفاء چاہیے
اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
ہم کو قدموں میں تھوڑی سی جاء چاہیے
دردِ جامی ملے نعت خالؔد لکھے
اور انداز احمد رضا چاہیے

☆۔ خالد محمود نقشبندی

بیان ''فضائل درودِ پاک'' پڑھیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلَّم

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

☆۔ درودِ پاک ہر شر کا دافع ہے۔

☆۔ درودِ پاک فتوحات کی کنجی ہے۔

☆۔ درودِ پاک ایسی تجارت ہے، جس میں کسی قسم کا کوئی خسارہ نہیں۔

☆۔ درودِ پاک جنت کا راستہ ہے۔

☆۔ درودِ پاک گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے، جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

☆۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا، آرزوؤں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆۔ درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلسنت و جماعت کی علامت ہے۔

☆۔ درودِ پاک ہی اسم اعظم ہے۔

☆۔ درودِ پاک پریشانیوں اور مصائب و آلام سے نجات دیتا ہے۔

☆۔ جو درودِ پاک میں زیادہ کثرت کرے وہ اتنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہے۔

☆۔ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب سب سے زیادہ وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھا ہوگا۔

☆۔ درودِ پاک امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوشخبری کا باعث ہے۔

☆۔ درودِ پاک اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

☆۔ درودِ پاک پڑھنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

آؤ میلاد منائیں

میلاد کی حقیقت یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں اور ایک عالم دین اُن کے سامنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت مبارکہ ، آپ کے معجزات ، اخلاق کریمہ ، آپ کی سنتیں اور احادیث بیان کرے اور بعد میں بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ آخر میں اگر توفیق ہو تو کچھ شرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھ کر فقراء ومساکین کو کھلائے اور احباب میں تقسیم کرے تو یہ ''میلاد'' کی محفل کہلائے گی۔

میلادِ پاک اللہ کریم کی سنت بھی ہے، ذرا غور فرمایئے:

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑ جانا بھی گراں گزرتا ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان، مہربان '' (بحوالہ: سورۃ توبہ، آیت 128)

اس آیت پاک میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بات ہوئی یعنی ولادت کا بیان کیا گیا پھر بتایا گیا کہ وہ تم میں سے ہی ہیں لہذا یہاں نسب بیان کیا گیا، آخر میں فرمایا کہ وہ تمہاری بھلائی چاہنے والے ہیں، مسلمانوں پر کرم فرمانے والے ہیں اور مسلمانوں پر مہربانی فرمانے والے ہیں لہذا یہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کی گئی اور یہی چیزیں موجودہ وقت میں میلاد شریف کی محفل میں پائی جاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔ ﴿سورۃ الضحیٰ ؛ آیت 11﴾

اسی طرح ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا؛

☆ ''اے محبوب ! فرمادیجئے جب تمہارے پاس اللہ کا فضل اور اس کی رحمت آ جائے تو ان کی وجہ سے پس چاہیے کہ خوشیاں کرو اور بہتر

ہے جمع کرنے سے خرچ کرنا۔ (بحوالہ: سورۃ یونس، آیت 58)

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی ایسی نعمت ہیں جس کی عالمین میں کوئی مثال نہیں اس نعمت عظمیٰ کے طفیل ہمیں ایمان ملا۔ اور اسی نعمت عظمیٰ کے طفیل ہمیں قرآن ملا۔ اور اسی کے طفیل ہمیں رحمان ملا۔ ایسی نعمت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونا امت مسلمہ پر بہت بڑے فضل اور رحمت کے سوا کچھ نہیں۔ اور اس آیت کے تحت امام بخاری فرماتے ہیں کہ سب سے بڑی نعمت تو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے لہذا چاہیے کہ آپ کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کر کے اللہ کریم کی اس نعمتِ عظمیٰ کا خوب خوب چرچا کیا جائے۔

میلاد شریف کا انعقاد خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا؛

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ آپ ہر پیر کو روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی تھی اور جس میں مجھ پر پہلی مرتبہ قرآن پاک نازل ہوا تھا۔

☆ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص محبت سے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر ایک درہم خرچ کرتا ہے، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' ☆ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ پاک کی عظمت کی تعظیم کی، تحقیق اُس نے اسلام کو زندہ کیا۔'' ☆ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو شخص سرکار کے میلاد پر ایک درہم بھی خرچ کرتا ہے، گویا وہ بدر و حنین میں شریک ہوا۔'' ☆ سیدنا علی، شیر خدا، کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ''جو آقا علیہ التحیۃ والثناء کے میلاد پاک کی عظمت بیان کرے گا، بغیر حساب کتاب، جنت میں داخل ہوگا۔'' (بحوالہ: نعمۃ الکبریٰ)

حافظ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے مولود شریف کی اصل کو حدیث شریف (بحوالہ: کتاب النکاح، بخاری شریف) سے ثابت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا کہ دوشنبہ (سوموار) کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اس کی دو انگلیوں

سے پانی نکل آتا ہے جسے وہ پی لیتا ہے اس عذاب میں تخفیف کی یہ وجہ ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کردیا تھا جب اس نے آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی۔

حالانکہ ☆ یہ قانون ہے کہ کسی کافر کو اُس کے نیک عمل کی آخرت میں جزا نہیں دی جائے گی۔ ☆ ابولہب وہ بدنصیب ہے جس کا نام لے کر قرآن پاک میں اِس پر لعنت کی گئی ہے، اور پوری ''سورۃ اللھب'' اِس کی مذمت میں نازل ہوئی ☆ ابولہب نے لونڈی ثویبہ کو اس خوشی میں آزاد نہیں کیا تھا کہ اُس کے گھر اللہ کا رسول پیدا ہوا ہے بلکہ اس لیے آزاد کیا تھا کہ اُس کے گھر بھتیجا پیدا ہوا ہے

لیکن پھر بھی: اللہ تعالیٰ نے اُس کے عذاب میں تخفیف کی اور جہنم کے عذاب میں چند گھونٹ پانی میسر آجانا اُس کے لیے بہت بڑی جزا ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک کافر مشرک، حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد کرے تو اُس کو اجر ملتا ہے، ہم تو مسلمان ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول سمجھ کر میلادِ پاک کرتے ہیں، پھر ہم کیسے اجر و ثواب سے محروم رہ سکتے ہیں؟ یقیناً ''میلادِ پاک'' کا دنیا و آخرت میں بہت بڑا اجر ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم نے بیان فرمایا کہ میں میلاد شریف کے دنوں میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ پیش کرنے کی نیت سے کھانا تیار کرتا تھا، ایک سال ایسا ہوا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لیے اور میلاد شریف کے تبرک کے طور پر لوگوں میں تقسیم کردیئے۔ چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور میرے وہ چنے بھی حضور کے سامنے موجود ہیں اور آپ انہیں دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

(بحوالہ: دُرِثمین، صفحہ 40)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر گھر میں تنگی دستی بھی ہو تو میلادِ پاک کا انعقاد کرنا چاہیے کیونکہ آقا علیہ التحیۃ والثناء محبت اور خلوص دیکھتے ہیں۔ لہٰذا برکت و سعادت کے حصول کے لیے باقاعدگی سے اپنے گھروں میں محافل میلاد کا انعقاد کیجئے۔

سونے ، جاگنے کی سنتیں و آداب سکھیں اور عمل کریں

نیند ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔ غنیۃ الطالبین کے مطابق مستحب یہ ہے کہ کم از کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے سونا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ سونے سے پہلے دعائیں پڑھیں اور درج ذیل سنت طریقے سے سوئیں تا کہ ہم ڈھیروں ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

☆۔ حضور نبی کریم ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا سیدھا ہاتھ مبارک رخسارِ اقدس کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ لیٹتے۔ (شمائل ترمذی)

☆۔ حضور نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے "**اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ**" پڑھتے اور بیدار ہونے کے بعد "**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ**" پڑھتے۔

☆۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سونے سے پہلے سورۃ فلق اور سورۃ الناس پوری پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم اطہر پر پھیرتے۔ (ابن ماجہ)

☆۔ جب بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو وضو کرو، جس طرح تم نماز کے لیے وضو کرتے ہو، پھر سیدھے (دائیں) پہلو لیٹو اور دعا پڑھو۔ (بخاری و مسلم)

☆۔ شیطان ہر سونے والے کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ لگاتے وقت وہ کہتا ہے کہ "رات بہت لمبی ہے، سو تا رہ"۔ جب وہ بیدار ہو اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

☆۔ جب سونے کے لیے جائیں تو بستر کو جھاڑ لیں، کیا خبر اُس پر کوئی چیز یا کیڑے، مکوڑے ہوں جو نقصان پہنچا دیں۔ (متفق علیہ)

☆۔ سونے سے پہلے برتن ڈھانک دو، دروازے بند کر دو، چراغوں کو بجھا دو کیونکہ اکثر چوہا بتی کو کھینچ کر لے جاتا ہے اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔ (بخاری)

☆۔ سونے سے قبل مسواک کرنا سنت ہے۔

☆۔ تنبیہ الغافلین میں ہے کہ کسی شخص نے کسی بزرگ سے پوچھا کہ کس نیت سے اٹھنا چاہیے؟ تو فرمایا کہ اس سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کس طرح سونا چاہیے؟ پھر فرمایا کہ بندے کو اس طرح سونا چاہیے کہ جب تک درج ذیل چار چیزیں درست نہ کرلے۔ (ا)۔ پہلی تو یہ کہ روئے زمین پر اگر کسی شخص کا اس پر کچھ مطالبہ ہو تو اس معاملہ کو ختم کیے بغیر سونا مناسب نہیں، کیا جانے ملک الموت آ جائے اور اسی حالت میں اللہ کے حضور پیشی ہو اور کوئی عذر یا دلیل پاس نہ ہو۔ (ب)۔ دوسری یہ کہ سونے سے پہلے دیکھ لے کہ اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض میرے ذمے باقی تو نہیں۔ (ج)۔ تیسری یہ کہ سونے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے، ممکن ہے کہ اس رات ملک الموت آ جائے اور توبہ کیے بغیر ہی موت کی آغوش میں چلا جائے۔ (د)۔ چوتھی یہ کہ سونے سے پہلے اپنی وصیت صحیح اور جائز طریق سے لکھی ہو، مبادا کہ وصیت کیے بغیر وفات پا جائے۔

☆۔ جھولا نما چارپائی یا بستر وغیرہ پر سونا طبی لحاظ سے نقصان دہ فعل ہے، کوشش کریں کہ زمین پر بستر وغیرہ ڈال کر سوئیں۔

☆۔ اگر تکیہ نہ ہو تو ہاتھ کا تکیہ بنا کر سو جائیں۔

☆۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو جب تم سونے لگو تو چراغوں کو بجھا دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو، مشکیزہ کا منہ باندھ دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزیں ڈھانپ دیا کرو، اگرچہ ایک لکڑی سے ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری)

☆۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ اپنی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرتے وقت ناک میں تین بار پانی ڈالے، کیونکہ شیطان رات ناک کی جڑ میں بسر کرتا ہے۔ (نسائی شریف)

☆۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الٹا لیٹنا ناپسند فرماتے تھے اور اس سے منع فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

☆۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو الٹا لیٹا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر مار کر فرمایا ''اٹھو! یہ جہنمیوں کا لیٹنا ہے''۔ (ابن ماجہ)

☆۔ بغیر منڈیر والی چھت پر نہ سوئیں، اس سے گر جانے کا اندیشہ ہے۔

☆۔ عصر کے بعد ہرگز نہ سوئیں، عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔

☆۔ سوتے ہوئے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے سونا چاہیے۔

☆۔ سوتے وقت قبر کے اندھیرے کو یاد کریں، جہاں تنہا سونا ہوگا اور اعمال ساتھ ہوں گے۔

☆۔ قرآن پاک اور دیگر مذہبی کتابوں کی طرف پاؤں کر کے نہ سوئیں، اگر قرآن پاک اور مذہبی کتابیں اونچی جگہ پر ہوں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

☆۔ اپنے پیر و مرشد، علماء و مشائخ اور سادات کرام کی طرف پاؤں کر کے نہ سوئیں۔

☆۔ سوتے وقت اگر برا خواب دیکھیں تو بائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر تین مرتبہ اعوذ باللہ شریف پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جائیں، اور اگر اچھا خواب دیکھیں تو اللہ رب العزت کی حمد و ثناء کریں

☆۔ نیند سے بیدار ہو کر بھی مسواک کرنا سنت ہے۔

☆۔ پچھلی رات نیند سے بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کریں کیونکہ اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

☆۔ اٹھنے کے بعد بستر کو لپیٹ کر رکھ دیں ورنہ شیطان استعمال کرتا ہے۔

☆۔ ضرورت سے کم یا ضرورت سے زیادہ سونا نامناسب طریقہ ہے۔

☆۔ صبح اٹھتے ہی اللہ رب العزت کی حمد و ثناء کریں۔

☆۔ دو مردوں یا دو عورتوں کا اکٹھا سونا معیوب ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔

☆۔ سو کر اٹھیں تو دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لیں، یہ سنت پاک ہے۔

☆۔ اگر مسجد میں سونا ہو تو اس بات کا خیال رہے کہ اگر مسافر ہے تو اُس پر مسجد میں سونا اور کھانا پینا جائز ہے لیکن اگر مقیم (یعنی وہاں کا رہائشی) ہے تو مسجد میں سونے سے قبل ''نویت سنت الاعتکاف'' پڑھ لے یعنی اعتکاف کی نیت کر لے تو مسجد میں سونا جائز ہو جائے گا۔

اللہ رب العزت ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نماز جمعہ کے مسائل سکھیں اور عمل کریں

☆۔ جمعہ کی نماز فرض عین ہے، اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔(درمختار وغیرہ)۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے متواتر تین جمعے چھوڑ دیئے ، اُس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا، وہ منافق ہے اور اللہ تعالیٰ سے بے علاقہ ہے۔

☆۔ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل۔

☆۔ مریض پر جمعہ فرض نہیں ہے، مریض سے مراد وہ ہے کہ جمعہ والی جگہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں ٹھیک ہوگا۔ شیخ فانی بھی مریض کے حکم میں ہے۔

☆۔ جو شخص مریض کا تیماردار ہے اور جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اُس کا کوئی دوسرا پرسان حال نہیں ہے تو تیماردار پر بھی جمعہ فرض نہیں۔

☆۔ بالکل اندھے پر جمعہ فرض نہیں لیکن اُس اندھے پر فرض ہے جو بلا تکلف شہر کے تمام گلی کوچوں میں پہنچ جاتا ہے۔

☆۔ اپاہج، معذور جو مسجد تک نہ جاسکے، خوف جس میں جان کو خطرہ ہے، مصیبت یا آفت کا ڈر ہو جیسے آندھی، طوفان وغیرہ، اِن پر جمعہ فرض نہیں۔ مسافر یا قیدی پر بھی جمعہ فرض نہیں ہے۔

☆۔ جمعہ کے دن مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا، غسل کرنا اور پہلی صف میں بیٹھنا سنت ہے۔

☆۔ جمعہ کا وقت، وقتِ ظہر ہی ہے، یعنی جو وقت ظہر کا ہے، اُسی میں ہی جمعہ کا وقت ہے۔ تو اگر جمعہ کی نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا تو جمعہ باطل ہوگیا، ظہر کی قضاء پڑھیں۔

☆۔ جمعہ کے خطبہ کی شرط ہے کہ وقت میں اور نماز سے پہلے ہو۔ خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے، لہٰذا اگر صرف ایک بار الحمدُ للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو فرض ادا ہوگیا لیکن خطبہ اس قدر مختصر کرنا مکروہ ہے۔

☆۔ خطبہ میں امام کے قریب ہونا افضل ہے لیکن یہ بھی جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔ البتہ اگر امام نے ابھی تک خطبہ شروع نہیں کیا اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔ خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

☆۔ جب امام خطبے کے لیے کھڑا ہو جائے تو اُس وقت تمام ذکر واذکار، نماز اور کلام وغیرہ منع ہے، البتہ صاحب ترتیب اپنی قضاء نماز پڑھ لے، جو شخص سنت یا نفل نماز پڑھ رہا ہے وہ جلدی جلدی پوری نماز پوری کرے۔

☆۔ جمعہ کی امامت وہ شخص کرواسکتا ہے جو دوسری نمازوں میں امام ہوسکتا ہے، اگرچہ اُس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر اور غلام وغیرہ

☆۔ جو چیزیں نماز میں حرام ہیں، جیسے کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔

☆۔ جب خطبہ پڑھا جا رہا ہے تو تمام حاضرین کا سننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دور ہوں اور خطبہ کی آواز اُن تک نہ پہنچے، اُن پر بھی خاموش رہنا واجب ہے۔

☆۔ اگر کسی کو بری بات یا فعل کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں لیکن زبان سے کہنا ناجائز ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

☆۔ خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنویں میں گرنے لگا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں لیکن اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں ہے۔

☆۔ خطیب نے مسلمانوں کے لیے کوئی دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے، اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

☆۔ خطیب نے نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لیا تو حاضرین دل میں درودِ پاک پڑھیں، اس وقت زبان سے پڑھنے کی اجازت نہیں ہے، اسی طرح صحابہ کرام کے ذکر پر بھی دل میں رضی اللہ عنہم کہیں۔ (درمختار، بہار شریعت)

☆۔ اگر کوئی شخص بات کر رہا ہے، اور کسی دوسرے نے دوران خطبہ اُس کو زبان سے ''خاموش رہ'' کہہ دیا تو وہ بھی اُس کے ساتھ شامل ہے۔

☆۔ پہلی اذان سنتے ہی جمعہ کی تیاری کرنا واجب ہے۔

☆۔ پہلی اذان کے بعد خرید وفروخت ناجائز ہے، حتیٰ کہ راستہ میں چلتے ہوئے بھی خرید و فروخت کی تو ناجائز ہے۔

☆۔ کوئی شخص کھانا کھا رہا ہے اور اذانِ جمعہ سنائی دی، اب اگر یہ ڈر ہو کہ کھائے گا تو جمعہ جاتا رہے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے لیکن جمعہ کے لیے اطمینان اور وقار سے جائے۔

☆۔ خطبہ ختم ہوتے ہی فوراً جماعت کھڑی ہو جائے اور خطبہ واقامت کے درمیان دنیا کی کوئی بات کرنا مکروہ ہے۔

☆۔ جس نے خطبہ پڑھا، وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی تو بھی ہو جائے گی۔ جب کہ وہ ماذون (یعنی اجازت دیا گیا) ہو۔

☆۔ جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں، ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

☆۔ جمعہ کے دن جو سب سے پہلے مسجد میں حاضر ہوگا، سب سے زیادہ ثواب کا حق دار ہوگا۔

☆۔ جمعہ کے دن تمام ارواح جمع ہوتی ہیں لہذا زیارت قبور کے لیے جانا چاہیے۔

درج ذیل پانچ سورتیں پڑھیں اور یاد کریں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o

سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ o وَرَاَيْتَ النَّاسَ
يَدْ خُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا o فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا o

سورۃ اللھب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ o مَآ اَغْنٰى
عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ o سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ o وَّ امْرَاَتُهٗ ط حَمَّالَةَ الْحَطَبِ o فِىْ
جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ o

سورۃ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ

الـصَّمَدُ O لَـمۡ يَلِدۡ O وَلَـمۡ يُوۡلَدۡ O وَ
لَمۡ يَكُنۡ لَّه‘ كُفُوَاً اَحَد“ O

سورۃ فلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ Oمِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ O وَمِنۡ
شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ O وَمِنۡ شَرِّ الـنَّفّٰثٰتِ فِی
الۡعُقَدِOوَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَO

سورۃ الناس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ O مَلِكِ النَّاسِO اِلٰهِ
الـنَّاسِ O مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ O
الَّـذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِالنَّاسِ O مِنَ
الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ O

اولیاء اللہ کی تبلیغ

شرق پور والے سائیں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر شخص کو نہایت پیار و محبت سے تبلیغ فرماتے لیکن شریعت کی خلاف ورزی پر بعض اوقات جلال میں آجاتے اور سختی سے بھی سرزنش فرما دیا کرتے، چونکہ یہ جلال صرف اور صرف دین مبین کی غیرت پر مبنی ہوتا اس لیے خطاوار کے توبہ کرنے کے بعد اُس پر خصوصی شفقت اور مہربانی فرماتے۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریقہ تبلیغ و تلقین نہایت سادہ اور دلنشین تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عوام کو موٹی موٹی مثالیں دے کر سمجھایا کرتے تھے، خواص کو اُن کی سمجھ کے مطابق درس دیتے، علماء کو قرآن اور حدیث سے تبلیغ فرماتے اور بد عقیدہ لوگوں کو ان کے بزرگوں کے حالات سنا کر تبلیغ فرماتے۔ آپ لوگوں کو نہایت نرمی سے بھی تلقین فرماتے، جن لوگوں کو ذرا سختی سے سمجھانے کی ضرورت پڑتی، سختی بھی فرماتے الغرض جیسا مریض آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا، ویسا ہی علاج کرتے۔ ایک دن ایک ریلوے سپرنٹنڈنٹ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ داڑھی مونچھ صفا چٹ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کتنی تنخواہ ملتی ہے؟ اس نے بتایا کہ ہزار بارہ سو۔ آپ نے ایک تھپڑ اس قدر زور سے اس کے منہ پر مارا کہ اس کی ٹوپی دور جا گری، فرمایا کہ یہ ہزار روپیہ تم کو منکر نکیر سے بچالے گا؟ اور پل صراط سے اسی کے سہارے اتر جانا، حساب کے وقت رشوت دے کر جنت میں چلے جانا۔ پھر آہستہ آہستہ نرمی اور محبت سے سمجھانے لگے تو اُس پر بے حد اثر ہوا اور اس نے اپنی حالت درست کر لی۔

حضرت صاحبزادہ محمد عمر بیر بلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شاہ ابوالخیر کے متوسلین میں سے ایک محکمہ پولیس میں ملازم تھے بعد میں فقیر بن گئے۔ ایک روز قمیض پہن کر آئے تو میاں صاحب نے ٹوکا، اگلے روز پھر ویسے ہی چلے آئے، آپ نے فرمایا کہ یہ خلاف وضع ہے جب انہوں نے کچھ غور نہ کیا تو حضرت قبلہ نے آگے بڑھ کر ان کی آستینوں کے کف پھاڑ ڈالے، وہ ہر چند کہتے رہے کہ حضور میں خود

پھاڑ لیتا ہوں مگر آپ نے فرمایا ''یہ تکلیف میں خود ہی کر لیتا ہوں، آپ کیوں کریں؟'' اس طرح آپ لوگوں کو مختلف انداز میں تبلیغ اور تلقین فرمایا کرتے تھے۔

حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اندازِ تبلیغ بھی جداگانہ تھا۔آپ باوجود کشف کے کسی کا نام لے کر اُس کی اصلاح نہ فرماتے۔ بلکہ سترِ احوال کا خیال رکھتے اور عمومی رنگ میں کسی کی لغزش یا خامی کا تذکرہ کر کے اس کے ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتے۔ اصلاح میں بڑی کوشش فرماتے۔ آپ کے فیضانِ صحبت سے دلوں سے غفلت کے پردے اٹھ جاتے اور ذکر و فکر میں مشغولیت حاصل ہو جاتی تھی۔ نماز کی تلقین فرماتے تو طلباء کو اس طرح سمجھاتے کہ :

''یوں سمجھ لو کہ ایک لازمی مضمون حساب میں فیل ہونے والا کوئی طالب علم دوسرے سب مضامین میں پاس بھی ہو تو اعلیٰ جماعت میں ترقی کا مستحق نہیں سمجھا جاتا اور فیل ہی قرار دیا جاتا ہے۔''

حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشادات میں ایسی تاثیر تھی کہ لوگ خود بخود راہ راست پر آ جاتے۔ ایک مرتبہ، ایک حافظ جو بری عادات میں گرفتار تھا، حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا ''تم صرف آنکھوں کے حافظ ہو!'' اُس نے کہا جی، قرآن پاک کا بھی حافظ ہوں، تیس سپارے حفظ کیے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ہمیں تو قرآن پاک کا ایک لفظ ساری ساری رات بے قرار رکھتا ہے، تیرے اندر تیس سیپارے ہیں۔ اچھا فلاں جگہ سے پڑھو۔ حافظ نے ہر چند کوشش کی لیکن وہ رکوع نہ سنا سکا، اس پر آپ نے فرمایا کہ جو شخص ماں باپ کا نافرمان ہو اور رات کو فاحشہ عورتوں کے دروازے کھٹکھٹاتا پھرے، قرآن پاک اس کے سینے کے اندر کیسے رہ سکتا ہے۔ وہ شرمسار ہو کر زار و قطار رونے لگا اور دل سے تائب ہوا۔ حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے: ''یارو! اللہ تعالیٰ نے سب سے عمدہ، سب سے حسین اور خوبصورت سراپا جو بنایا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا ہے۔ سب سے بہتر کردار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کردار ہے۔ پھر ہم بھی کیوں نہ ویسی ہی صورت اور ویسی ہی سیرت بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہی ذریعہ ہے۔''

دعوت و تبلیغ کے معمولات

- مقررہ دن اپنے قریبی مرکز تبلیغ پر علی الصبح پہنچ جائیں۔
- سفید لباس، پانچ کلی ٹوپی، سفید پگڑی اور حسب ضرورت کرایہ آپ کے پاس موجود ہو۔
- مقررہ وقت پر "امیر مرکز تبلیغ" تلاوت قرآن پاک اور نعت شریف سے محفل میلاد کا آغاز کرے، مبلغین کی حاضری لگائے اور اجتماعی تجدید عہد کیا جائے۔
- مجلس صفہ میں مبلغ بیلیوں کو برابر تقسیم کر دیا جائے، ہر ماہ کا نیا تبلیغی بیان اور مقررہ دینی مسائل یاد اور درست کروائے جائیں اور اس تربیتی نصاب میں سے بیانات پڑھنے کی ہدایت کی جائے۔
- آخر میں دو گھنٹے بعد صلوٰۃ و سلام اور دعا پر مجلس اختتام پذیر کی جائے اور وفود روانہ کیے جائیں۔
- مقررہ مرکز میلاد یا علاقہ میں پہنچنے پر خادم مرکز میلاد، پیر بھائیوں یا ہم عقیدہ بیلیوں سے رابطہ قائم کر کے مسجد میں اعلان کروائیں کہ حضرت کرمانوالہ شریف سے ایک تبلیغی و دعوتی وفد خصوصی پیغام لے کر آیا ہے، تمام اہل علاقہ خصوصاً پیر بھائی بیلیوں سے اپیل ہے کہ مرکز میلاد دیا .... مسجد میں تشریف لائیں
- علاقہ بھر میں دورہ کریں، گھر گھر جا کر اور تمام دکانداروں کو سالانہ محفل میلاد کا دعوت نامہ یا دعوتی و تبلیغی بیان یا قریبی جگہ پر محفل میلاد میں شرکت کی دعوت دیں۔ اس دوران نہ کسی سے بحث مباحثہ کریں اور نہ کسی سے کچھ کھائیں پیئیں۔
- مقررہ وقت پر محفل میلاد کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نعت شریف سے کریں، اس کے بعد گھر میں میلاد کی برکات اور دعوت و تبلیغ کے لیے ایک دن وقف کرنے کی دعوت یا ماہانہ اصلاحی بیان پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں صلوٰۃ و سلام کے تین اشعار، ختم شریف اور دعا مانگی جائے۔
- دعوتی و تبلیغی سلسلے میں شامل ہونے کے لیے بیلیوں کو گھر سے نکلنے، قریبی مرکز تبلیغ پر جانے کی دعوت و ترغیب دیں اور وعدہ یا ارادہ کرنے والے بیلیوں کے نام و پتہ نوٹ کریں اور عہد نامہ تبلیغ پُر کروائیں۔
- اوراد و وظائف حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کے مطابق سرانجام دیں۔

☆ ہر نماز کے بعد اول آخر گیارہ مرتبہ درودِ پاک بمعہ بسم اللہ شریف گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔

☆ بعد نماز مغرب دوزانو اور مؤدب کچھ دیر بیٹھے رہیں۔ قبل جماعت نماز عشاء حضرت صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ کے مطابق درودِ پاک پڑھیں۔

☆ بوقت صبح ۱۲ نوافل تہجد دو، دو کر کے پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ اخلاص ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ تہجد ادا کرنے کے بعد پانچ سو مرتبہ درودِ پاک پڑھیں۔

عہد نامہ دعوت و تبلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ———— صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم

میں ———— ولد ————

حلفیہ عہد کرتا ہوں کہ دین اسلام کی سربلندی اور فروغِ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے:

☆1 ہر ماہ کم از کم ———— دن اور ربیع الاوّل شریف میں تین دن مکمل وقف کروں گا۔

☆2 زندگی بھر نماز پنجگانہ، نوافل تہجد، بکثرت درود پاک، ذکر الٰہی اور شریعت کی پابندی کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

☆3 زندگی بھر عظمتِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و ناموسِ صحابہ و اہل بیت پاک و شان اولیاء اللہ کے تحفظ اور پاسداری کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا اور گستاخ، منافقین اور کفار سے جان و مال سے جہاد کے لیے کوشاں رہوں گا۔

☆4 تبلیغِ دین کے لیے تکالیف برداشت کروں گا اور اپنے ساتھ ظلم و زیادتی پر کوئی غصہ یا انتقام نہیں لوں گا بلکہ درگزر کرتے ہوئے ایثار و قربانی، صبر و تحمل اور ہمیشہ اعلیٰ کردار اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نئے مبلغ دعوت و تبلیغ بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔

☆5 مرکز کی تمام ہدایات کی پابندی کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں اخلاص سے سرانجام دینے کی پوری کوشش کروں گا اور دربار شریف سے جو ''امیر تبلیغ'' مقرر کیا جائے گا، اس کی اطاعت و فرمانبرداری اپنے آپ پر لازم سمجھوں گا۔

☆6 ہر ماہ دعوتی و تبلیغی دورے پر جانے سے پہلے اس عہد کو تین مرتبہ بغور پڑھوں گا اور زندگی بھر تمام دنیاوی امور پر اس عہد کو فوقیت دوں گا۔

☆7 اصلاح و تربیت کے سالانہ اجتماع محفل میلاد مؤرخہ 14-15 ربیع الاول اور سالانہ عرس مبارک 27-28 فروری میں اس عہد کی اجتماعی تجدید کے لیے شرکت کیا کروں گا اور ہر ماہ گھر پر ماہانہ محفل میلاد پاک منعقد کیا کروں گا۔

☆8 میں حضرت کرمانوالہ شریف کے اغراض و مقاصد اور دعوتی و تبلیغی مشن سے مکمل اتفاق کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اس عہد کو عمر بھر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)